

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مباحثات

بروز بدھ مورخہ 11 ستمبر 2013ء
(بمطابق 04 ذیقعد 1434 ہجری)

شمارہ 2

جلد 4



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- | | |
|----|--|
| 63 | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ |
| 64 | 2- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات |
| 89 | 3- اراکین کی رخصت |
| 89 | 4- مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا (Explosives) |
| 90 | 5- مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا (Explosives) |
| 90 | 6- مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا (Explosives Substances) |
| 91 | 7- مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا (Explosives Substances) |
| 92 | 8- ضمیمہ (سوال نمبر 225 منجانب جناب زرین گل، رکن اسمبلی) |

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 11 ستمبر 2013ء بمطابق 04 ذیقعد
1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر نو منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔
(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور
آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانِ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: آج کچھ سوالات کے جوابات ہیں خاصکر پبلک ہیلتھ کے حوالے سے، تو میں جناب قیومس خان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنا کولسچن ایوان میں پیش کریں۔

جناب قیومس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 213۔

جناب سپیکر: جی۔

* 213 _ جناب قیومس خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں سال 2008 تا 2013 کا ڈسٹرکٹ فنڈ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-86 سوات کیلئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں سال 2008 تا 2009 ڈسٹرکٹ فنڈ متعلقہ یونین کو نسل ناظمین کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا۔

(ب) سال 2010 تا 2013 PK-86 سوات کے فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے جو کہ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا۔

رقم: 5000000 روپے	2010-11	1-
رقم: 4998200 روپے	2011-12	2-
رقم: 5374000 روپے	2011-12 سال کے سابقہ فنڈ برائے	3-
رقم: 6280000 روپے	2012-13	4-
کل رقم: 21652200 روپے		

جناب قیومس خان: جناب سپیکر، د دی سوال ما تہ جواب ملاؤ شوے دے جی، نور شہ انفارمیشن مپی پکبئی پکار دی خو هغه به زه د محکمې نه پخپله راواخلم او نور په دې باندي زور نه اچوم۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! ضمنی سوال دے جی زما۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ یہ دوسرا ہے جناب مظفر سید صاحب۔ مظفر سید صاحب! ایک منٹ، یہ احمد بہادر۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، دا کوئسچن نمبر 213
 قیموس خان صاحب پیش کرے وو چہ کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ
 دور میں ڈسٹرکٹ فنڈ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا رہا ہے؟ دے جواب جی
 راغلیے دے چہ او جی، دا تیر شوی 2008 نہ 2009 پورے د ناظمینو مطابق وو او
 د ہغے نہ بعد دوئی بیا وائی چہ د ممبرانو مطابق خرچ شوے دے، ہغہ پہ
 دیکھنی لیکلی شوی نہ دی۔ جناب سپیکر صاحب، زما سوال دا دے ضمنی چہ
 تیر شوی گورنمنٹ کبھی چہ کوم ڈسٹرکٹ فنڈ وو، تیر شوی حکومت بہ ہغہ فنڈ
 بیا متعلقہ ایم پی اے گانو لہ ور کرے وو، وئیل ئے چہ یرہ دا تاسو لگوئی، پہ
 خپلو خپلو حلقو کبھی ئے لگوئی۔ کہ د اپوزیشن ممبران وو نو ہغوی لہ ئے ہم
 ور کرے وو، کہ د گورنمنٹ ممبران وو نو ہغوی لہ ئے ہم ور کرے وو، اوس لا
 پتہ نہ لگی بل کوئسچن راروان دے، پہ ہغے کبھی بہ بیا مونہ دا تپوس وکرو چہ
 آیا گورنمنٹ بلدیاتی الیکشن کوی یا نہ کوی؟ جناب والا، چہ د کومے پورے
 بلدیاتی الیکشن نہ وی او ناظمان یا کونسلران نہ وی راغلی، آیا دا فنڈ بہ تاسو
 اپوزیشن والا لہ ہم ور کوئی کہ نہ دا صرف خپل گورنمنٹ ممبرانو لہ بہ ئے
 ور کوی؟

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیکی ترقی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دا خو فریش کوئسچن
 دی دا دوارہ او زہ وایم کہ دوئی دا اسمبلی ریکارڈ بانڈے دغہ Proper
 wording ئے وکری، Coin کوی دا کوئسچنزا او وئے کوی نو تفصیلی جواب بہ
 ورتہ ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 295، جناب مظفر سید صاحب۔

* 295 _ جناب مظفر سید: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایم ایم اے دور حکومت میں ضلع دیر پائیں کے حلقہ PK-95 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے
 تحت واٹر سپلائی سکیم باڈین کی منظوری دی گئی تھی جو کہ گزشتہ دور حکومت میں بورنگ، ٹیوب ویل کی
 عمارت، ٹینکی اور پائپ لائن بچھا کر کام مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر حکومت کے کروڑوں روپے خرچ ہونے کے باوجود علاقے کے عوام پانی کی سہولت سے مستفید نہیں ہو رہے ہیں اور تاحال نامکمل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2006 تا 2008 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں واٹر سپلائی سکیم بادین کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی اور تاحال کتنی رقم خرچ کر کے مکمل کی گئی ہے۔ سول ورکس، بجلی سپلائی، پائپ لائن اور دوسرے ضروری کاموں پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل آئٹم وائز الگ الگ بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ سکیم میں کتنے کنوؤں کی بورنگ ہوئی، ٹیوب ویل سے مین ٹینکی تک بچھائی گئی پائپ لائن کے سائز اور لمبائی کی تفصیل اور مین پائپ لائن اور ٹینکی کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ سکیم کن کن افسران کی زیر نگرانی شروع اور مکمل کی گئی، ان کے نام، عہدہ، پتہ اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ سکیم کو چالو اور کارآمد بنانے کیلئے مزید کتنی رقم کی ضرورت ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) ایم ایم اے دور حکومت میں ضلع دیر پائپ کے حلقہ PK-95 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت آبنوشی منصوبہ بدین کامیٹ کی منظوری دی گئی تھی، جس میں گزشتہ دور حکومت میں بورنگ، ٹیوب ویل کی عمارت، ٹینکی اور پائپ لائن کا کام مکمل کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ سکیم دو حصوں پر مشتمل ہے اور اس پر کل 20.725 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ اس سکیم کا ایک حصہ یعنی کامیٹ کا ٹیوب ویل، پائپ لائن، ٹینکی وغیرہ مکمل اور چالو حالت میں ہے اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ البتہ مذکورہ سکیم کے بدین حصے میں معمولی نوعیت کا کام باقی ہے جو کہ ایک ماہ کے اندر مکمل کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار کی ضمانتی رقم محکمہ ہذا کے پاس موجود ہے۔ محکمہ واپڈا (پیسکو) کو ٹرانسفارمر کی رقم مبلغ -/776914 روپے بذریعہ چیک نمبر 324660 مورخہ 2010-06-07 کو ادا کی جا چکی ہے مگر تاحال ٹرانسفارمر وغیرہ کی تنصیب باقی ہے جس کیلئے پیسکو کو بار بار یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔

(ج) (i) سال 2006 تا 2008 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت منصوبہ مذکورہ کیلئے 20.725 ملین روپے مختص کئے گئے۔ منصوبہ مذکورہ (L) DWSS Kombat & Badin Kalay Dir

(ADP No. 239/60372 (2006-07) اور (ADP No. 230/60372 (2008-09)) کی

آئٹم وائز خرچ شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	ٹیوب ویل	2 عدد	=/1.181 ملین روپے
(2)	سول ورک / پمپ ہاؤس	2 عدد	=/0.696 ملین روپے
(3)	پمپنگ مشینری	3 عدد	=/1.585 ملین روپے
(4)	بیرونی بجلی (ٹرانسفارمر)	2 عدد	=/1.606 ملین روپے
(5)	رائزنگ مین	2 عدد	=/2.392 ملین روپے
(6)	سٹورج ٹینک	2 عدد	=/0.684 ملین روپے
(7)	پائپ لائن	2 عدد	=/12.482 ملین روپے

(ii) مذکورہ سکیم میں دو عدد ٹیوب ویلز کی بورنگ ہوئی ہے۔ ٹیوب ویل سے سٹورج ٹینک تک چھ انچ قطر کی دو ہزار فٹ پائپ بچھائی گئی ہے۔ اس پر 1.291 ملین روپے لاگت آئی ہے اور سٹورج ٹینک کی مرمت پر 0.113 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(iii) مذکورہ منصوبہ درج ذیل افسران کی نگرانی میں شروع اور مکمل ہوا ہے:

(1)	فضل سبحان	ایکسپن	ریٹائرڈ
(2)	سرفراز جہاں	ایکسپن	حال ایس ای بنوں
(3)	جمائز یب	ایس ڈی او	حال فانا
(4)	صاحب زرین	سب انجینئر	حال تیمرگرہ

مذکورہ منصوبہ کو چالو کرنے کیلئے بیرونی بجلی بذمہ واپڈ ایسکو تنصیب باقی ہے جس کیلئے پہلے ہی ادائیگی کی جا چکی ہے، نیز مزید رقم کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 295 (الف) (ب) (ج)۔
 زما جی ضمنی سوال دا دے چھی ما چھی کوم انفارمیشن غوبنتلی دی نو هغه خو
 ئے دلته د الفاظو هیر پھیر کرے دے۔ د افسوس خبره دا ده سپیکر صاحب چھی د
 2002 نه د 2007 پورې چھی کومه اسمبلی وه، د ایم ایم اے دور کبھی چھی کوم
 سکیمونه منظور شوی دی هغه Incomplete پراته دی۔ بل پیریڈ ورپسی هم
 تیر شو، د گورنمنٹ پیسه دغه شان ضائع شوه۔ واپدا هم په دیکبھی، د هغوی په
 Part باندي هم کمے دے، هغوی هم کمے کرے دے خو مونږ دا تپوس کوؤ سپیکر
 صاحب چھی په کروړونو روپئ دغه شان خرچ شوې دی، د هغې Output نشته،

سکیمونہ خراب شو، پبلک ہیلتھ پہ دیکبھی ہیٹھ خہ Expedite کری نہ دی نو پہ ”دی باندی بہ زما ریکویسٹ دا وی چھی یواہی دا نہ“ بلکہ اس کو بنیاد رکھتے ہوئے پورے صوبے کا ایک جائزہ لیا جائے کہ کروڑوں روپے کیوں خرچ ہوئے، کیسے خرچ ہوئے اور ان کا Output کیا ہو گیا؟ لوگ پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور وہ صرف ٹی اے / ڈی اے لے رہے ہیں، ایم اینڈ آر کے فنڈز لے رہے ہیں، اس میں وہ مزے لے رہے ہیں، غریب عوام کے دکھ درد میں کوئی شریک نہیں ہوتا ہے تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس سوال کو بنیاد بناتے ہوئے اس میں انکو آری آرڈر کریں اور اس میں پورے صوبے کا پوچھا جائے۔ میری یہی ریکویسٹ منسٹر صاحب سے ہوگی۔

مفتی سید حانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اس کے متعلق ہے؟

مفتی سید حانان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی سید حانان: ضمنی سوال دے، ہم د دی متعلق بہ خامخا وی خودا لکہ مظفر سید صاحب جی چھی خنگہ خبرہ و کپہ، ہم دغہ شان خبرہ دہ۔ دا (ب) جز کبھی جی تاسو وگورئی، دوئی وائی "آیہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر حکومت کے کروڑوں روپے خرچ ہونے کے باوجود علاقے کے عوام پانی کی سہولت سے مستفید نہیں ہو رہے ہیں؟"، جواب کبھی جی دوئی لیکئی: محکمہ واپڈا کو ٹرانسفارمر کی مرمت مبلغ فلاں بذریعہ چیک نمبر فلاں -06-25 2010، پہ 2010 باندی جی واپڈی تہ ئے پیسپی استولپی دی، 2010، 2011، 2012 او 2013 پہ شروع کیدو باندی دہ، تراوسہ پورے مطلب دا دے واپڈی والا ترانسفارمر ونہ لگولو۔ دا جی یواہی د دی خائے مسئلہ نہ دہ، د ہر ایم پی اے حلقے کبھی لس پینخلس، اتہ او شپہر سکیمونہ بہ داسپی وی چھی دھغی بہ پینخہ پینخہ کالونہ کیری، واپڈی والا تہ بہ وائی چھی ترانسفارمر ولگولئی، پیسپی مپی ورکری دی او ترانسفارمری بہ نہ لگولئی۔ زما بہ دا گزارش وی چھی د قومی خزانہ دیری لوئی روپی پہ دی باندی خرچ شوئی دی، دی تہ دیو خاص کمیٹی جی دلته جو رہ کر لپی شی او دا سوال د جی کمیٹی تہ واستولپی شی چھی دا پیسپی د ضائع کولونہ بچ شی۔

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان خان جی۔

جناب احمد خان بہادر: سر! زما یو سوال دے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

جناب احمد خان بہادر: شاہ فرمان خان! یو منٹ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، 295 کوئسچن مظفر سید صاحب کرے دے، زہ د مفتی صاحب سرہ اتفاق کوم جی، دا کوئسچن جی مہربانی وکری کمیٹی تہ ئے ریفر کری ئے ځکھ چہ مونر پہ خپل PK-24 چہ زما زہ حلقہ وہ، پہ هغہ کبني مونر پہ شیخانو کلی کبني تیوب ویلی مکمل کری وې او تراوسہ پورې ئے هغه چالو کری نہ دی۔ مونر پہ نو دیهہ طور و ممتاز آباد کبني کھلاؤ کری وو جی، هغه تراوسہ پورې نہ دی شوی۔ پہ طور و کبني مونر بل کرے وو، فنڈونہ ورته ټول تلی دی، واپدا تہ 'پیمنتیونہ' شوی دی۔ پہ مہو ډھیری کبني جی مونر کری وو، هلته پہ خپله زہ حلقہ کبني، پہ خواجہ رشکی کبني مونر کری وو بلکہ اوس پکبني بعضې داسې شوی دی جی چہ د هغې د پارہ هغه زمکہ خلقو ورکری دہ، د هغې خلقو سرہ زمونر Commitment شوے وو، اوس زمونر موجودہ ممبران صاحبان هغه د هغه ځائے نہ شفت کوی بل ځائے تہ، نو زما گزارش دا دے چہ دا خو هغه وخت ہم مونر پہ Need basis باندې کری وو، د خلقو ضرورت تہ موکتلی وو او د هغوی د ضرورت مطابق موکری وو۔ زما گزارش دا دے جی چہ مہربانی وکری دا سوال کمیٹی تہ ریفر کری ئے ځکھ چہ دې واپدا تہ ډیر زیات 'پیمنتیونہ' شوی دی او هغه تیوب ویلی چہ تائم باندې چالو نہ شی او د هغې صفایانې ونہ شی نو هغه تیوب ویل خراب شی، هغه ختم شی نو چہ د واپدې هغه متعلقہ خلق ہم دې لہ رااوغبنتلې شی او مونر ہم تلے شو او زمونر د ملگرو، د چا چا څه اعتراضات وی چہ پہ هغه تائم سرہ پیش شی۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: مسٹر صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس کے بعد آپ، اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔ اگر منسٹر صاحب مطمئن نہ کر سکے تو آپ بات کر لیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: واپڈا کے حوالے سے جو تحفظات ہیں اور جو باتیں کی گئی ہیں، یہ بالکل درست ہیں۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ میں لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر جو میری Findings ہیں، وہ یہ ہیں کہ Payment کے بعد Average ڈھائی سال واپڈا کا ٹائم لائن ہے کہ ڈھائی سال بعد وہ ٹرانسفر مرفراہم کرتا ہے۔ اس کے اندر یہ نقصان ہو جاتا ہے کہ اگرچہ مینے سال کے اندر کوئی سکیم 'کمپلیٹ' ہو جائے تو ڈیڑھ سال اگر وہ ٹرانسفر مرفراہم کا انتظار کرے تو وہ پائپ ہیں، مشینیں ہیں، وہ بھی خراب ہو جاتی ہیں، پائپ Rusted ہو جاتے ہیں اور جو سب سے بڑا نقصان ہے، وہ یہ ہے کہ Water contaminated ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں تو واپڈا کا یہ Criminal negligence ہے۔ میں بالکل Agree کرتا ہوں، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور واپڈا احکام سے اس پر بات کی جائے (تالیاں) کہ وہ کیوں یہ نہیں کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا Opinion ہے؟ منسٹر لاء۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، کمیٹی کے حوالے کریں اس کو؟

(تحریر منظور کی گئی)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دوسرا جو کونسلر 295 ہے، اس کے اندر جو Statistical details ہیں، اگر یہ مظفر سید صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ الفاظ کی ہیرا پھیری ہے تو اس کے اندر میں انکو آری آرڈر کرتا ہوں کہ صحیح Statistics سامنے لائی جائیں کہ جس نے بھی اگر کوئی Negligence کی ہے، جس کا بھی قصور ہے تو اس کے ساتھ اسی طرح Treat کیا جائے۔ میرے ڈیپارٹمنٹ میں انصاف ہوگا، I will deal them ruthlessly، انکو آری آرڈر کرتا ہوں اس پر میں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کمیٹی تہ لاہرو بالکل، کمیٹی شوہ او دویم چہ مظفر سید صاحب کو مہ خبرہ و کبرہ، د ہغہ مطابق منسٹر صاحب بالکل Explain کرہ چہ یرہ خہ د ہغہ دغہ وی۔

ایک رکن: کمیٹیاں کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھو کمیٹیاں ہو جائیں گی، اس کو (سوال) مل جائیگا۔ کمیٹی ہو جائے تو یہ معاملہ اس میں چلا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے بتایا ہے، میں نے ہاؤس سے اس کی منظوری لے لی ہے، ہاؤس کے سامنے میں نے رکھا ہے کہ یہ کمیٹی کے حوالے کریں اور سارے ہاؤس کی یہ Commitment ہے نا۔
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو، چونکہ ریکویسٹ بھی اپوزیشن کی طرف سے آئی تھی کہ یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور اپوزیشن یہ سوال کرے کہ کمیٹی ہے کہ نہیں؟ تو بہتر ہے کہ وہ پہلے پتہ کرے کہ اگر کمیٹی نہیں ہے تو کوئی دوسرا راستہ اور اگر کمیٹی ہے تو کمیٹی کو (حوالہ کرنے کی) ریکویسٹ کرے۔ ہم نے آپ کی بات کے اوپر لبیک کہا ہے، (تالیاں) ہم نے آپ کی بات پر لبیک کہا ہے، آپ آپس میں مشورہ کر کے، آپ ریکویسٹ کریں، ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: منور صاحب! منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب! کیا یہ کمیٹیاں بھی ہم نے بنائی ہیں؟ سپیکر صاحب، شاہ فرمان صاحب تہ دا خبرہ کوی چہ کمیٹیانی بہ تاسو جو روئی، دا اپوزیشن نہ جو روئی، تاسو تہ لا دومرہ ہم معلومات نشته نو کم از کم تہ خپل کسانو سرہ کنبینہ چہ کمیٹیانی جو روئی خوک؟

جناب سپیکر: میں تھوڑا Explain کروں جی۔ اس طرح ہے جی کہ کمیٹیاں تقریباً Proposal final ہو چکی ہے، میں تھوڑا اس پر احتیاط کرنا چاہ رہا تھا کہ سب کی Consensus ہو۔ اس پر میں نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو اور تمام جو بھی ہیں، ان کو میں نے Onboard کیا ہوا ہے۔ دو تین ایٹوز ہیں کہ میں Concerned لوگوں کے ساتھ بات کرونگا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس سیشن کے دوران وہ میں اناؤنس کروں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (تالیاں / شور) ایک منٹ جی۔ دیکھیں **کورم** کا بھی خیال رکھیں، ٹائم بھی۔ محمد علی شاہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! تاسو دا خبرہ وکیرہ چہ پارلیمانی لیڈران Onboard اخستی شوی دی نو مونر سرہ خو چا رابطہ نہ دہ کری جی، کوم پارلیمانی لیڈر سرہ رابطہ شوہی دہ؟ زما پہ خیال کہ بابک صاحب سرہ شوہی وی یا بل چا سرہ، مونر سرہ خو چا رابطہ نہ دہ کری؟

جناب سپیکر: دھغی بارہ کبھی، آپ کو باقاعدہ Official letter بھیجا گیا ہے اور آپ سے ہم نے

Recommendations منگوائی ہیں اور ہمارے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! نہ ہم سے کوئی Recommendations مانگی گئی ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو لیٹر نہیں ملا؟ آپ مجھ سے ملیں اس کے بعد، تاکہ میں کنفرم، کروں کیونکہ ہم نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو لیٹرز بھیج دیئے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: ما تہ نہ دے ملاؤ شوے لیٹر۔

جناب سپیکر: میں کنفرم، کرتا ہوں۔ اچھا جی، Next Question جو ہے، اچھا جی، اس کے بعد Next

Question۔ (مداخلت) کمیٹی میں آپ کو ڈالیں گے، جو بھی کو نسیجین ہے آپ کا۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میرے حلقے میں ٹی ایم اے صوابی میں یو این ڈی پی فنڈ میں تین ٹیوب ویلز

لگائے ہیں جو کہ انہوں نے اسی طرح ادھورے چھوڑ دیئے ہیں آخر میں۔ ٹی ایم اے سے پوچھا جائے یا کسی

سے پوچھا جائے کہ آخر اس کا ذمہ وار کون ہے؟ اس پر ڈھائی ڈھائی، تین تین کروڑ روپے لگے ہوئے ہیں،

انہوں نے پیسے جیب میں ڈال دیئے ہیں اور تینوں سکیمیں جو ہیں، وہ ٹوپی میں ہیں اور وہ یو این ڈی پی فنڈ

میں ہیں۔ ان کا پتہ کرایا جائے کہ اگر Feasible نہیں تھیں، میں نے خود ٹھیکیدار سے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیراز خان! چونکہ یہ کمیٹی میں جا چکا ہے، آپ کو کمیٹی میں بھی ڈال لیں گے، جو جو آپ کا

کو نسیجین ہے، وہاں وہ کر لیں، اس کو Raise کر لیں پھر۔ ٹھیک ہے جی، اس کو ہم نے کمیٹی میں ڈال دیا ہے۔

میں جعفر شاہ صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ کو نسیجین 219۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: 219 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 219 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں مختلف مقامات پر ضرورت کے تحت ٹی ایم ایز قائم کی گئی ہیں

جن کے دائرہ اختیار میں نچلے درجے کے عملے کی تعیناتی بھی شامل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ٹی ایم اے خوازہ خیلہ میں کل کتنی آسامیاں ہیں، کتنی آسامیوں پر تقرری ہو چکی ہے اور کتنی اب

بھی خالی ہیں؛

(ii) PK-85 کی دیوینین کونسلوں فتح پور اور میاندم کو ملازمت میں حصہ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ بالکل درست ہے کہ ضلع سوات میں مختلف مقامات پر ضرورت کے تحت ٹی ایم ایز جو اب میونسپل کمیٹی ہیں، قائم کی گئی ہیں جس میں نچلے درجہ (Non PUGF) عملے کی تعیناتی بھی شامل ہے۔

(ب) (i) پرانے نظام (لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001) کے مطابق سوات کی تمام نئی قائم ہوئی ٹی ایم ایز کو نچلے درجہ کی 13، 13 آسامیاں دی گئی تھیں جن پر بھرتی صوبائی حکومت کی منظوری اور ہیڈ کوارٹر ٹی ایم ایز منگورہ کی این او سی سے مشروط کی گئی تھی جس کے مطابق ٹی ایم اے خوازہ خیلہ میں صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد صرف ایک بندے (جہانزیب ولد امین) جس کا تعلق مینگورہ تحصیل بابوزئی سوات سے ہے، کو مطابق حکم نامہ 267/TMA/Khwaza Khela، مورخہ 2012-10-30 کو بھرتی کیا گیا۔ مزید برآں سرپلس پول مینگورہ سے چار اہلکاروں کو کھپایا گیا جبکہ پانچ افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔ 2013 میں نیا نظام (لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2012) نافذ کیا گیا اور صوبائی حکومت نے تمام میونسپل کمیٹیز سے نیا (Orgonagam) مانگ لیا گیا ہے جس پر صوبائی حکومت تیزی سے عملدرآمد میں مصروف ہے۔ (ii) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نے لوکل کونسل بورڈ کے سروس سٹرکچر میں بہتری لانے کیلئے ماہر کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی ہیں جس نے فی الحال اپنی عبوری رپورٹ پیش کی ہے جس پر صوبائی حکومت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ مذکورہ رپورٹ کی منظوری سے صوبے بھر کے اضلاع میں قائم ڈسٹرکٹ کونسلز اور میونسپل کمیٹیوں کو اپنا قانونی حق مل جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں ابھی نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں، حفظ الرحمان صاحب بہت Competent آدمی ہیں، اس نے بہت اچھا جواب دیا ہے، میں کافی حد تک مطمئن ہوں۔ ایک چیز کی مجھے یہاں پر فکر ہے، یہ جو پوزیشن تھی تو تین مہینے تو نگران سیٹ اپ میں گزر گئے، اب چار مہینے اس 'سیٹ اپ' میں گزر گئے اور درجنوں ٹی ایم ایز ایسی ہیں کہ Without staff ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ تیزی سے کام ہو رہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ یہ بہت جلدی کا کیا مطلب ہے؟ کوئی ڈیڈ لائن ہے؟ چونکہ ابھی ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آرہا ہے، اگر یہ اس سلسلے کی کڑی ہو تو یہ تو میرے خیال میں پھر چھ مہینے اور بھی لیٹ ہو جائیں گے کیونکہ

ابھی اگر میں اپنی ٹی ایم اے کی مثال دیدوں تو صرف One TMO is recruited over there اور ابھی سوات میں ڈینگلی اور اس قسم کی چیزیں ہیں تو وہ لوگ یہ کام صحیح وقت پر نہیں کر سکتے تو یہ کب تک ہو جائیگا؟ مطلب ہے بہت تیزی سے، تیزی کا مطلب کیا ہے؟
جناب سپیکر: عنایت اللہ خان، عنایت اللہ خان۔ عنایت اللہ۔
جناب قیوم خان: جناب سپیکر! پہ دہی زما ضمنی سوال دے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

Mr. Inayatullah Khan (Minister for Local Government): Who has the Floor, Sir?

جناب سپیکر: جی۔

Minister for Local Government: Who has the Floor?

جناب سپیکر: جی جی، جی زہ بہ بیبا۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: But he is talking میرے پاس تو فلور نہیں ہے، Somebody else is speaking.

جناب سپیکر: نہیں آپ بات کر لیں، اس کا جواب دیدیں، تو پھر میں اس کے بعد، اگر اس کا کوئی کوسچن رہتا ہو تو اس کے بعد، آپ بات کر لیں، ہاں جی۔

وزیر بلدیات: اچھا سر۔ جی یہ ہے کہ نئے لوکل گورنمنٹ لاء کا ڈرافٹ تیار ہو چکا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کیبنٹ میں اس کو بھیج دیں اور ہماری تو کوشش ہے کہ اسی اسمبلی میں لے آئیں اس کو، تو اسلئے کوئی نئی Exercise کرنے کی بجائے ہم یہ چاہ رہے ہیں، یہ جو 2012 کا ایکٹ ہے، اس کے اندر بڑی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ وہ ٹی ایم ایز اب ختم، They are no more TMAs، ختم ہو گئی ہیں، کمیٹیاں پنائی گئی ہیں، ڈسٹرکٹس کونسلز بنی ہیں، میونسپل کارپوریشن بنی ہے اور ہمارے نئے مجوزہ نظام کے اندر تحصیلیں دوبارہ Restore ہو رہی ہیں جس میں ٹی ایم ایز بنیں گی So وہ جب آئے گا تو میں جعفر شاہ

صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم ان کو Accommodate کریں گے، ان کے Point of view کو Accommodate کریں گے اور وہ اس کو دیکھ لیں اور اس میں بھی Further اگر ان کا کوئی ایشو ہے تو We are ready to resolve it لیکن وہ جو مجوزہ نظام ہے، اس کو ہم بڑی جلدی لارہے ہیں، یعنی

میری طرف سے کم از کم وہ فائنل ہو چکا ہے، میں نے جوڈی پیارٹمنٹ کے اندر ڈرافٹ تھا، میں نے اس کو دیکھ لیا ہے، سیکرٹری نے اس کو دیکھ لیا ہے، یعنی آگے ہم اس کو بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن یہ ہے کہ یہ کب تک آئے گا؟ اسی سیشن میں یہ پیش ہو جائے گا یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس؟

وزیر بلدیات: اسی کے اوپر میٹنگ ہوئی تھی، سی ایم صاحب نے انسٹرکشنز ایجو کی ہیں کہ ایک احتساب کمیشن والا اور لوکل گورنمنٹ والا تو ظاہر ہے ہماری طرف سے تو فائنل ہے، آگے لاء اسٹیبلشمنٹ اور کمیٹی کے اندر جا کر اگر نہیں پھنس جاتا ہے تو ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ اسی سیشن میں اس کو لے آئیں۔

جناب جعفر شاہ: کیونکہ اس کی وجہ سے پورا سسٹم۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: دیکھیں، یہ اسی سیشن کے اندر ہم نہ لاسکے تو پھر میں اور یہ بیٹھ کر ان کا جو مسئلہ ہے، اس کو حل کریں گے جی۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، بابک صاحب، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زہ بہ منسٹر صاحب تہ ہم دا رایا د کرم او بیا حکومت تہ بہ ہم رایا د کرم چہ زما یقین دا دے چہ پہ Ninety days کبھی خود لوکل باڈیز د الیکشن وعدہ د تول قوم سرہ شوہی دہ او بیا منسٹر صاحب ہم دا وائی چہ ڈرافٹنگ پہ ہغی بانڈی شوہی دے او مخکبھی لاء تہ لیبرلے شوہی دے، زما یقین دا دے چہ Ninety days خو ختمی شوہی دی خو بیا ہم خومرہ زر چہ کیدے شی پکار دا دہ کہ پہ ہغی کبھی Plus minus وی یا خہ داسی خبرہ پکبھی وی، خکہ چہ پہ ڈیرو حوالو بانڈی تر کومی پورہی چہ مونز پہ اخباراتو کبھی کنلی دی، لا ما پخپلہ مسودہ کتلی نہ دہ خودا د دوئی چہ کوم Proposal دے چہ پہ یونین سائڈ بانڈی یا پہ ویلج کونسل سائڈ بانڈی بہ دا انتخاب چہ دے، دا ڈائریکٹ انتخاب چہ دے، دا بہ غیر جماعتی وی او بیا چہ کلہ خلق منتخب شی، د ہغی نہ پس بہ بیا د ہغوی سرہ یو Stipulated

time وی چھی پہ هغھی کبھی به پولیٹیکل پارٹیو کبھی شاملیری نو بهر حال وزیر صاحب د بیا که مناسب گھی، د دھی خبری د هم وضاحت و کھی چھی دا کوم Format دوئی جوړ کرے دے یا دا کوم ڈرافٹنگ دوئی کرے دے، دا Proposal چھی دے، آیا چھی دا د Bottom نه په جماعتی سائڈ باندې دے او که نه په Bottom باندې غیر جماعتی باندې دے او مخکبھی به بیا هغه جماعتی کیری؟ نو که د دھی هم لږ وضاحت و کھی نو ډیره زیاته مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی مسٹر صاحب۔ چونکه یہ سوال تو متعلقہ نہیں ہے، بہر حال پھر بھی آپ۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: زما خیال دے چھی دا ډاکیومنٹ د ورکنگ گروپ او زما د ډیپارٹمنٹ د طرف نه فائنل دے، But this is not the final document, it has to go to Law, it has to go to Establishment, it has to go to the Cabinet نو دې وخت کبھی به Premature وی چھی زه دا او وایم چھی خه پوزیشن دے۔ Proposed draft کبھی ویلج کونسل Non-party basis باندې دے او تحصیل کونسل او ضلع کونسل په Party basis باندې دے But میں یہ ایشورنس نہیں دیتا کہ This will be the final decision، کیونکہ کے اندر Opinion آجائے کہ اس کو Change کیا جائے، اسلئے This is not the final document۔ اگر کیونٹ کے اندر یہ فائنل ہوتا ہے اور ادھر اسمبلی میں آتا ہے تو آپ کے ساتھ اسمبلی کا فلور موجود ہے، آپ امینڈمنٹ بھی لا سکتے ہیں، آپ کے ساتھ ڈسکس بھی کیا جاسکتا ہے، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ اور Consensus document اس کو بنایا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: بلکہ میں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: یہ ٹائم لائن کی میں بات کروں، ٹائم لائن کی سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم لائن۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ٹائم لائن کی میں بات کروں، جو ٹائم لائن کا مسئلہ ہے، وہ سپریم کورٹ نے کہا تھا اور ایکشن کمیشن نے پھر سپریم کورٹ کو یہ مطلب اپنی معذوری ظاہر کر دی کہ ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ لیگل پوزیشن یہ ہے کہ جب یہ لاء پاس ہو جاتا ہے، After the enactment of the Act آپ کو، 45 days you need for delimitation and it will be a phenomenal exercise جس میں آپ چار ہزار ویلج کونسلز بنائیں گے، And then you need 15 days for appeal،

ان کے خلاف، So you need minimum 60 days for delimitation process. So اس سے آپ آگے Calculate کریں۔ اگر ہم اس اسمبلی میں اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ اسے پاس کرائیں It can be done in December otherwise آگے جائیں گے لیکن میں نے ابھی تک Exact date نہیں دی ہے، میں نے کوشش کی ہے کہ میں بالکل جلد، میں نے کوئی پندرہ میٹنگز کی ہیں ورکنگ گروپ کی، بہت کوشش کی ہے، Sincerely کوشش کی ہے کہ اس پراسیس کو میں Expedite کروں لیکن اس میں جو Time constraint تھی، بابک صاحب خود حکومت میں رہے ہیں، He knows the difficulties of the government and rules and regulations، مطلب ان کو پتہ ہے کہ حکومت کے اندر کتنے Blockades اور Checkposts ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی جی، بابک صاحب۔ وہ دوسرے بھی، مولانا صاحب بھی، اگر اس کو ٹائم نہ دیا تو آپ کو پتہ ہے پھر تو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ یو منت پہ دہی باندھی خبرہ کوم، دا خو ڊیرہ Core issue دہ۔ دا سپیکر صاحب، داسی وہ خنگہ چہ عنایت اللہ خان صاحب خبرہ وکرہ او بالکل زہ د دوی سرہ Agree کوم چہ یو ڊیپارٹمنٹ ریفارمز راولی یا پہ یو سسٹم کنبی خہ Changes راولی او پہ دہی بالکل پوہہ یو چہ ہغہ د مختلفو مراحلو نہ بہ تیریری او پہ ہغہی باندھی بہ ڊیر تائم لگی خو بہر حال د ہغہی جواب خو بہ ہغہ خلق کوی چہ چا پہ Ninety days کنبی د بلدیاتی الیکشن وعدہ کری وہ، پہ ہغہی باندھی خبرہ نورہ نہ کوم خکہ چہ د Ninety days چہ چا وعدہ کولہ نو پکار دا دہ چہ ہغہ خلق د دہی خبری نہ خبر وے چہ یو ڊرافٹنگ کیری، آیا پہ ہغہی باندھی خومرہ تائم لگی؟ دا دویمہ خبرہ چہ مونر کومہ کوؤ سپیکر صاحب، ہغہ دا دہ چہ مونر دا گنو چہ دا ڊیپارٹمنٹ ہم حکومت دے، دا لوکل باڈیز چہ دی، دا حکومت دے، لوکل گورنمنٹ چہ تاسو داسی ڊرافٹنگ کپے دے چہ دیونٹ سائڈ نہ تاسو پہ غیر جماعتی طرز باندھی دا الیکشن کوئی،

مونر دا گھنو چي دا نه صرف د ډيموڪريٽيڪ نه هم خلاف خبره ده، يوه۔ دويمه دا چي دا خود سياسي جماعتونو د کمزورو سبب جوړيري۔ دريمه دا چي دا مونر د جمهوريت خلاف يو سازش گھنو، دا خوبه ډيره زياته اسانه خبره شي چي په لاندې سطح باندې به غير جماعتي (سطح) باندې خلق منتخب شي او بيا د دي خلقو حکومت دے، بيا هغه خلق----

جناب سپيکر: بابک صاحب! ميں ايک ريكويست کرتا ہوں۔ اگر آپ اس پر ايک Proper question put up کریں، جو Procedure ہے تو بہتر ہوگا، ہم اس ميں وہ لائين گے تاکہ آپ کا جو نقطہ نظر ہے اور جو بھی آپ کا اس پہ ہے تو اس پر کر لیں گے۔ ميں مولانا مفتي فضل غفور صاحب، رکن صوبائی اسمبلی سے کہتا ہوں کہ وہ اپنا Question raise کریں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپيکر! اس کے متعلق میری ايک بات ہے۔

جناب سپيکر: اس کے بعد وہ کر لیں گے۔ مفتي صاحب، مفتي صاحب، مفتي صاحب----

جناب محمد عصمت اللہ: سر! مجھے ايک ضروري بات کرنی ہے۔

جناب سپيکر: يہ مفتي صاحب بات کر لیں جی، پھر اس کے بعد، ایجنڈے کو بھی۔

جناب محمد عصمت اللہ: تاسو دومره شوم کپريئ مه جي تائم ورکولو کبني، دا خو خامخا مونر۔----

جناب سپيکر: مونر وايو کنه، مونر او تاسو خو وايو چي دا مونخ تائم په تائم باندی کوؤ کنه۔ جي بسم اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: خبره داسي ده جي چي دا ملک دے يو صوبه نه ده، دي ملک کبني ډيري صوبي دي، زه وزير صاحب ته صرف دومره عرض کول غوارم چي دے په هغه خپل مجوزه شي باندې داسي انداز کبني کوشش نه کوي چي د هغه تجويز يا د هغه مجوزه ترقي خلاف هم د دغه پارتي خلق په بله صوبه کبني سپريم کورټ يا عدالتونو ته چاره جوئي کوي نو په دي باندې به مونر گھنو چي دا دوي هسي بيا قصداً داسي سسټم راولي نو دا 90 دن او بيا دا خو هسي قوم سره به مذاق وي جي ځکه چي ته داسي يو ترتيب جوړوي، يو تجويز باندې روان ئي چي په بله صوبه کبني ستا پارتي د هغي خلاف کورټ ته تلل غواري او هغه تجويز پخپله ته دلته کبني راوړي نو دا خو ډائريڪټ دا خبره شوه چي هسي وخت ضائع

کول دی نو لہذا د دې خبرې د خیال ساتی چې داسې خبره نه وی چې ته د چا خلاف کورب ته ځې او پخپله ته داسې شے جوړ کړې چې بیا خلق ستا خلاف کورب ته ځی۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان!

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، منسٹر صاحب۔

وزیر بلدیات: کونسیجن کبني سر، یہ ضمنی سوال نہیں ہے، یہ کونسیجن پر ڈسکشن ہو رہی ہے، یہ Rule 48 کے تحت نوٹس دیدیں، اس پر ڈسکشن ہو سکتی ہے اور میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ لاء اسمبلی میں آرہا ہے، یہ لاء بنا نہیں ہے، یہ میں نہیں پاس کروں گا، یہ اسمبلی پاس کرے گی اور اس اسمبلی کے اندر آپ کا Input لیا جائے گا، You come out with your input، آپ اپنی امینڈمنٹس لے آئیں، آپ کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ ڈسکس کیا جاسکتا ہے، یہ Proposed Law ہے، Proposed Law ہے، میرا خیال ہے Proposed Law کو اس طرح نہیں ڈسکس کیا جاتا۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب، مولانا صاحب، اس طرح ہے کہ اگر آپ۔۔۔۔۔

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، میں دیتا ہوں، یہ نلوٹھا صاحب اس پر بات کر لیں گے لیکن میں ایک منٹ جی، نلوٹھا صاحب اس پر بات کر لیں گے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر اس ایٹو پر آپ زیادہ سیریس ہیں تو آپ باقاعدہ ایک کونسیجن Put up کر لیں، میں آپ کو باقاعدہ وہ بھیج دوں گا تاکہ اگر کوئی اس قسم کا ڈرافٹ ہے، وہ بھی تیار ہو جائے۔ تو نلوٹھا صاحب۔

جناب سردار حسین: دا د و مرہ د غہ چہ تاسو کوئی، تاسو و گورئی سندھ حکومت ته چہ کله هغوی ډرافت جوړولو نو هغوی پکبني سول سوسائتي راوغوبنتله، په هغې کبني سياسي قوتونه راوغوبنتل، دا سندھ کبني تاسو و گورئی سياسي جماعتونه ټول پکبني ناست وو۔ اوس زمونږ دا تجویز دے، دا تاسو لوکل باډیز چہ کوم سسټم جوړوئ، دا د دې صوبې د پاره تاسو جوړوئ او ظاهره خبره ده چہ کوم جنگ تاسو نن وینئ، دا چہ تاسو دې اسمبلی ته راوړئ، زما یقین دے

چھی د دھی نہ به سیوا پہ دھی باندھی جھگریہ کیبری، غوره خبرہ دادہ، بنہ خبرہ دادہ
 چھی سول سائیتی Invite کری، دا Political elites چھی دی یا دا پولیتیکل چھی کوم
 فگرز دی یا پارلیمانی لیڈرز دی، د دوئی سرہ یو واری دا ډسکس کری، زما
 یقین دادے چھی دا مسئلہ به بیا نہ کیبری۔ نو مونر بخبننه غواړو چھی دا کم از کم
 Proper question نه دے راغله خو په هائس کبني دا مسئله Raise شوہ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں، بالکل آپ کو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ بالکل میں سمجھتا ہوں کہ ضمنی۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: نلوٹھا صاحب! کارروائی میں آپ نے Basically ایک علیحدہ ڈسکشن
 شروع کر دی ہے، یہ بھی Violation ہے، 'کو نچیز آور' ہے، سوال اور سپلیمنٹری ہیں، ابھی ہماری
 ہند کو میں کہتے ہیں "ماں جمے نہ جمے تے پتر کوٹھے نال پلے" یعنی ابھی لاء آیا نہیں ہے اور آپ لوگ اس کے
 اوپر، (تالیاں) دوسرا سر، میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، جب تک آپ اجازت نہ دیں، مائیک
 نہیں کھولنا چاہیے، آپ نام نہیں لیتے لیکن اس کے باوجود اوپر کوئی بیٹھے ہیں (شور) نہ نہ،
 No no، جب تک Allow نہیں ہو، آپ مائیک نہیں دے سکتے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی چیئر کو، یہ آپ کی چیئر کو
 جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کے اختیارات کو کمزور کر رہی ہیں بلکہ بڑی عجیب بات ہے جناب،۔۔۔۔۔

(تالیاں / قطع کلامی)

Ms. Aneesa Zeb Tahirkheli: It is not the right way you have
 condemned, you have to condemn (applause) Orderly manner,
 orderly manner. یہ غلط بات ہے جس کو سپیکر صاحب دینگے مائیک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! بات کریں۔ نلوٹھا صاحب (شور) نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: موقع دے رہا ہوں۔ نلوٹھا صاحب! آپ بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ
 کی چیئر میرے لئے قابل احترام ہے، اپوزیشن کیلئے قابل احترام ہے، اس طریقے سے حکومت کیلئے بھی قابل

احترام ہونی چاہیے اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بالکل میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ضمنی کونسل میں کوئی تقریر نہیں کی جاتی ہے، صرف انتہائی اہمیت کا حامل یہ کونسل ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت جو بل لا رہی ہے، اس میں کچھ اصلاح، اگر یہ ہماری سنین اور سمجھیں تو کچھ اصلاح ہو جائے کہ ایک طرف آپ غیر جماعتی بنیادوں پر اس الیکشن کو کر رہے ہیں اور پھر اوپر اس کو جماعتی بنیادوں پر کر رہے ہیں تو یہ حکومت کا دوہرا معیار نہیں ہو گا جناب سپیکر؟ اور پھر دوسری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ریکویسٹ کروں گا، میں ریکویسٹ کروں گا اپوزیشن سے کہ اس کے اوپر باقاعدہ کونسل Put up کریں تاکہ اسمبلی میں باقاعدہ اس پر بحث کر لیں۔ میں مولانا فضل غفور صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنا کونسل Put کریں۔

(شور / قطع کلامیاں)

ایک رکن: تھول مہ و درپری، تھول مہ و درپری۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Question replied۔ دیکھو منسٹر نے باقاعدہ Reply، احمد بہادر صاحب! دیکھو آپ کے جو اپوزیشن لیڈر ہیں، وہ بیٹھا ہے، اس کا مطلب (شور) نہیں دیکھو پارٹی کا، پارٹی کا ایک ڈسپلن ہوتا ہے جو آپ کا لیڈر ہے، وہی بات کرے گا، اگر اس طرح۔۔۔۔۔

(شور)

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جن پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ تو ہیں، اپوزیشن لیڈر ہمارے منتاب صاحب ابھی نہیں ہیں تو کیا اب ہم بات نہیں کریں گے یا اگر آپ اس طرح کریں گے کہ اس کا مائیک بند کریں، اس کا منہ بند کریں تو وہ بات نہیں کرے گا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ اس کا باقاعدہ کیا طریقہ ہوتا ہے، اس پر کیا Comments، آپ اس پر Comments کرتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): بالکل سر۔ سر، میں سمجھتا ہوں جو ہمارے اپوزیشن کے ممبر ہیں، اگر اپوزیشن سر، مجھے بات تو۔ (شور) سر! (شور) اپوزیشن کے ممبرز (شور / قطع کلامیاں) سر! اگر اپوزیشن کے ممبرز۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ خبرہ زہ واضح کرم، ایک بات میں واضح کروں، میں پوری اسمبلی کا سپیکر ہوں، میرے لئے سب قابل احترام ہیں، سب Respectable ہیں، سب کیلئے میں اکٹھا وہ قائم کرونگا۔ (تالیاں) اور میں کوشش کرونگا کہ قانون کے مطابق میں اس فورم کو چلاؤں۔ اگر کوئی ایشوز، Experience wise کوئی پر اہم ہو تو مجھے آپ اس کیلئے معذرت کریں گے لیکن میں کوشش کرونگا کہ سب کو جو یہاں کے قواعد ہیں، اس کے مطابق چلاؤں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر اگر ایک Proper جواب دیدیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ کسٹوڈین ہیں، آپ ہر ایک کا حق ادا کریں۔

Mr. Speaker: Okay, okay.

وزیر قانون: بالکل سر! اپوزیشن کے ممبران کے اگر جذبات مجروح ہوئے ہیں سر، تو گورنمنٹ کی طرف سے میں اس کیلئے معذرت کرتا ہوں اور یقیناً اس ہاؤس کے آپ کسٹوڈین ہیں (تالیاں) اور یہ آپ کا استحقاق بنتا ہے۔ سر! میری گزارش ہوگی کہ Rule 47 کو دیکھا جائے Prohibition of discussion on question or answer تو اس پہ Question / answer مزید نہ ہوں، اپوزیشن ممبران سے میری درخواست ہوگی، اگر وہ اس میں Interested ہیں اور واقعی یہ Burning issue ہے Rule 48 کے تحت نوٹس دیدیں تاکہ اس پہ Subsequently پھر ڈسکشن ہو سکے۔

جناب جعفر شاہ: سر! دیکھنی زما یو سپلیمنٹری کوئسٹن دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی بس آپ آخری بات کریں تاکہ میں Next Question کی طرف جاؤں۔ جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب ارشاد او فرمائیل چھی شیپر میا شتی بہ تقریباً پہ دہی پراسیس باندھی کم از کم لگی، شیپر میا شتی چھی بہ لگی نو دا دومرہ تی ایم ایز۔۔۔۔

وزیر بلدیات: وہ ختم ہو گیا سر۔

جناب سپیکر: وہ ختم ہو گیا جی۔

جناب جعفر شاہ: نہیں میں اپنے کونسلر کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ وہاں پہ صرف ایک ٹی ایم او موجود ہے اور کوئی ٹاف نہیں ہے، اگر اتنا عرصہ لگتا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے Explain کیا کہ کچھ مہینے کی بات نہیں ہوئی ہے۔
 جناب جعفر شاہ: نہیں وہ کہتے ہیں کہ تین مہینے، پتہ نہیں کس چیز کے اور 45 دن کس چیز کے؟ تو یہ TMA's
 will remain without staff for six months، تو یہ بغیر سٹاف کے رہیں گی؟ میں یہی
 پوچھنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس طرح ہے، میں نے آپ کو ----
 جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!
 جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ایک منٹ جی، جعفر شاہ صاحب! میں نے ریکویسٹ کی ہے۔
 جناب جعفر شاہ: نہیں سپیکر صاحب! میری گزارش ----
 جناب سپیکر: میری بات سنیں، میں نے ریکویسٹ کی ہے، میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اس پہ باقاعدہ
 کو لکھیں Raise کریں، وہ میں فلور پہ لاؤنگا تاکہ آپ اس کے اوپر پوری ڈسکشن کریں، یہ بہتر ہوگا تو ابھی
 Next جاتے ہیں، مولانا فضل غفور صاحب! آپ اپنا جو آپ کا کونسلر ہے۔
 جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! میری یہ گزارش ہے۔
 جناب سپیکر: دیکھیں جی، آپ Written notice دیدیں، Written notice دیدیں۔ میں اس کو
 ڈسکشن کیلئے اوپن کرتا ہوں، آپ Written notice دیدیں۔ مولانا فضل غفور صاحب، مولانا فضل
 غفور صاحب۔

(شور)

مولانا مفتی فضل غفور: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ سوال نمبر 296۔
 جناب سپیکر: جی۔

* 296 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-79 ضلع بونیر میں آبنوشی کی کئی سکیمیں موجود ہیں؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے میں کل کتنی آبنوشی کی سکیمیں ہیں، ان میں
 فعال اور غیر فعال کی الگ الگ اور نامکمل سکیموں کی وجوہات بتائی جائیں؟
 جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) ہاں۔

(ب) حلقہ 79-PK ضلع بونیر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن کے تحت مکمل ہونے والی چالو حالت میں تمام سکیمیں نیچے List-A میں درج ہیں جبکہ List-B میں غیر فعال سکیمیں ہیں جو کہ پیسکو کی طرف سے ادائیگی کے باوجود ٹرانسپارمرز کی تنصیبات باقی ہیں:

List-A

Functional Scheme in PHED Buner

S. No	Name of Scheme
01	WSS: Toorwarsak
02	WSS: Daggar
03	WSS: Jowar Bazargai
04	WSS: Bampokha
05	WSS: Ellai
06	WSS: Karapa
07	WSS: Toorwarsak
08	WSS: Nawa Kalay
09	WSS: Ghazi Khani
10	WSS: Banda
11	WSS: Barjokani
12	WSS: Pathora
13	WSS: Jowar Bazargai
14	WSS: Hisar
15	WSS: Khail
16	WSS: Kuza Jangdra
17	WSS: Bara Jangdra
18	WSS: Bagra
19	WSS: Ashizo Maira
20	WSS: Zaga Kandow
21	WSS: Karapa No 2
22	WSS: Bhai Killi
23	WSS: Pira Abai
24	WSS: Kala Khela
25	WSS: Narbatawal
26	WSS: payee Cheena
27	WSS: Ali Sher Banda
28	WSS: Ali Sher Banda
29	WSS: Kingergalai
30	WSS: Ghulo Tangai

31	WSS: Girarai
32	WSS: Hisar Tangai
33	WSS: Shawober Khan
34	WSS: Sultan was
35	WSS: Salarzo Maira
36	WSS: Daggar Maira
37	WSS: Shago Band
38	WSS: Malakpur
39	WSS: Kala Bat
40	WSS: Jowar Kadow Baba
41	WSS: Bampkokha
42	WSS: Babu Khan
43	WSS: Jaffar Koroona
44	WSS: Gagro Inzar Kas (Markandi)
45	WSS: Kitawar naqai
46	WSS: Balongrai
47	WSS: Barjoknai
48	WSS: Rahim Abad

List-B

Non Functional Schemes in PHED Buner

S. No	Name of Scheme	Remarks	Amount to PESCO Cheque No. & date
01	WSS:Khawara Sultan was	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs.187300/- A184613/14 dt:27-5-2006
02	WSS: Sabar Shah	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 716264/- A 454020/21 dt: 9/4/2011
03	WSS: Balo Khan	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs.581480/- A 460195/96 dt:17-12-2012
04	WSS: Toorwarsak (I&E)	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 580080/- A460195/96 dt: 17-12-2012
05	WSS: Anghapur (I&E)	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 705248/- A 460195/96 dt: 17-12-2012
06	WSS: Kingergalai	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 1036248/- A 460123/24 dt: 3/3/2012
07	WSS: Battai	Not functioning due to Electrification from WAPDA	Rs. 452120/- A 460195/96 dt: 17-12-2012
08	WSS: Karapa No 3	Incomplete due to non availability of fund by UNICEF	Rs. 16,50,000/- is required for

		work, like External Electrification, P/Machinery and interlinking yet to be executed	completion of the project
--	--	--	---------------------------

مولانا مفتی فضل غفور: جی شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ (الف) کیا وزیر آبنوشی صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ PK-79 ضلع بونیر میں آبنوشی کی کتنی سکیمیں موجود ہیں؟ یہ تو غلط لکھا گیا ہے بہر حال، اور (ب) کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے میں کل کتنی آبنوشی کی سکیمیں ہیں، ان میں فعال اور غیر فعال کی الگ الگ اور نامکمل سکیموں کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: سر، دیکھنے پر زما یو سوال دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ احمد بہادر خان۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یو خو زما پہ خیال ما، زہ خو نوے ہم یمہ، زما پہ خیال زما نن و پرومینی یا دویمہ ورخ دہ۔ (تقریباً) سر، دا وزیر آبنوشی زما پہ خیال سکندر خان دے او ہغہ دلته نشته، کمال دا دے جی، ہغوی تہ بہ یقیناً د دے پتہ وہ چہ سبہ بہ پہ ما باندی کوئسچنز راجی، ہغوی تہ بہ کیدے شی د دے اطلاع شوہی وہ، یو خو پکار دا وو چہ دا ہاؤس دے، ہغہ دو مرہ ذمہ وارہ سرے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں معذرت سے کہتا ہوں، اس کے منسٹر جو ہیں نا، ہمارے شاہ فرمان صاحب ہیں۔

جناب احمد خان بہادر: Okay, okay۔ سر، زما کوئسچن پہ دے باندی ضمنی دا دے چہ د دے نہ مخکبہ یو کوئسچن راغلی دے 295 سر، پہ ہغی باندی ہم د دے تیوب ویلو پہ حوالی سرہ خبری وے، د مظفر سید صاحب کوئسچن وو سر، سر! دا تقریباً لگ بھگ ہغی سرہ تعلق ساتی، زما گزارش د منسٹر صاحب نہ دا دے چہ دا کوئسچن د ہم دغہ تہ ریفر کری خکہ چہ زمونر پہ حلقہ کبہی یرے تیوب ویلی داسی دی، ایریگیشن تیوب ویلی داسی دی چہ ہغہ مونر جوڑی کرے دی، د ہغی د پارہ فنڈنگ شوے دے، ہغہ ہر خہ برابر شوی دی یا خو ہغہ پورہ نہ دی جوڑی شوی، Incomplete پاتی شوی دی یا ہغہ جوڑی شوی دی خہ معمولی کار پہ وجہ باندی ہغہ پورہ شوی نہ دی نو زما گزارش دا دے جی چہ دا کوئسچن د ہم د ہغی سرہ کمیٹی تہ ریفر شی جی۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! محترم۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! مجھے ایک منٹ دیدیں، میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر: اچھا، شاہ فرمان خان۔ یہ نلوٹھا صاحب بڑے ہارے، یہ اس میں سپلیمنٹری کو لکھن پوچھنا چاہتے ہیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ریکویسٹ منسٹر صاحب سے یہ کرنا چاہتا ہوں، جو میرا ضمنی کو لکھن ہے کہ پبلک ہیلتھ والے جب کسی ٹیوب ویل کیلئے، کھمبوں اور ٹرانسفارمر کیلئے بجلی کی مد میں واپڈا والوں کے پاس پیسے جمع کراتے ہیں اور وہ خود پبلک ہیلتھ کو ٹرانسفارمر یا کھمبے مہیا کرنے میں دیر کرتے ہیں، ایک سال یا ڈیڑھ سال یا دو سال کبھی کبھی، ابھی جو بتا رہے تھے مفتی صاحب کہ تین سال ہو گئے ہیں، تو جب یہ خود Delay کرتے ہیں اور پھر بعد میں خود واپڈا والے اس کیلئے زیادہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ٹرانسفارمر مہنگا ہو گیا ہے، کھمبے مہنگے ہو گئے ہیں اور پبلک ہیلتھ جب تک ان کو Delay کرنے کی وجہ سے دوبارہ مہنگائی کے پیسوں کا وہ بل جمع نہیں کراتے ہیں تب تک وہ نہیں لگاتے ہیں ٹرانسفارمر اور کھمبے، تو منسٹر صاحب اس کیلئے کوئی لائحہ عمل اختیار کریں گے تاکہ ان کی Delay کرنے کی، ایک تو ٹیوب ویلز کے پائپ اور یہ ساری چیزیں مشینری، یہ تباہ ہوتی ہے اور پھر وہ اوپر سے نئی ڈیمانڈ رکھتے ہیں کہ جی ٹرانسفارمر مہنگا ہو گیا ہے، کھمبے مہنگے ہو گئے ہیں، آپ مزید پیسے جمع کرائیں۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، یہ اب جلد از جلد کمیٹی بنے گی اور یہ فیصلہ ہو چکا کہ یہ سوال کمیٹی کی طرف جائے گا اور کمیٹی کے اندر یہ سارے جو کچھ Raise ہونگے، وہ اس کے اندر حل ہو جائیں گے۔
اس سے پہلی بات، احمد ہمدان صاحب نے کہا کہ ان کے ایریگیشن کے ٹیوب ویلز کے ساتھ یہ مسئلہ ہے اور یہ اس کو لکھن کے ساتھ Club کیا جائے، تو آبنوشی اور آبپاشی میں فرق ہے، میں وزیر آبنوشی ہوں، وزیر آبپاشی سکندر خان صاحب ہیں، اگر آپ کے ایریگیشن کے ٹیوب ویلز خراب ہیں تو آپ Kindly ان سے کہہ دیں، میں آبنوشی کے ساتھ آبپاشی کے ٹیوب ویلز کا مسئلہ Club نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: مولانا فضل غفور صاحب کا جو کو لکھن ہے، اس کا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مولانا صاحب کے سوال کا جواب موجود ہے کہ اس میں Functional اور Dysfunctional سکیمیں انہوں نے Clear کیں، List-A میں Functional سکیمیں ہیں جبکہ List-B میں Dysfunctional ہیں اور اگر مولانا صاحب Satisfied نہیں ہیں تو اس کے اندر بھی انکو آڑی کر سکتے ہیں اور اگر یہ خود سے بتادیں کہ جہاں غلطی ہے، یہ خود مجھے نوٹ کرا دیں، میں انکو آڑی آفیسر بھجواؤں گا اور سارا کچھ آپ کے سامنے ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: دیکھنی چہی دا کوم Non functional schemes ورکری دی نو پہ دیکھنی بعضی سکیمونہ دی چہی ہغہ مختلف این جی اوز، مختلفو پراجیکٹونو پہ ہغی باندی انوسٹمنٹ کرے دے او ہغہ Functional نہ دی۔ د ہغی وجوہات نہ دی معلوم چہی دا ولہی نہ Functional کیبری؟ لہذا زہ د دی موجودہ جواب نہ مطمئن نہ یم او دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ ریفر کر لے شی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ آپ اگر اس کو مطمئن کر سکتے ہیں یا آپ اس کے ساتھ Individual meeting کر سکتے ہیں تو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ مفتی صاحب اگر اس لسٹ سے مطمئن نہیں ہیں تو یہ میرے ساتھ ملیں، مجھے بتادیں کہ کہاں کہاں غلطیاں ہیں، ان کو مطمئن کرنا میری ڈیوٹی ہے، ان شاء اللہ یہ مطمئن ہو جائیں گے، میں خود ان کے پاس چلا جاؤں گا اور ان سے پوچھ لوں گا کہ مسائل کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: مہربانی۔ کونسل نمبر 225، جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: شکریہ، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 225۔ محترم سپیکر صاحب، چونکہ موجودہ حکومت یونے سسٹم راوستل غواہی نو زما د دی کوئسچن او د دی د Answer افادیت ختم شو، زہ دا Raise کوم نہ، ولہی چہی دا د یونین کونسلو متعلق یوہ دغہ وہ، دا اوس سسٹم نوے راروان دے نو زہ نہ Press کوم۔

(سوال کا متن بمعہ جواب ضمیر میں ملاحظہ ہو)

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، یہ دیکھنی زما یو کوئسچن

دے۔

جناب سپیکر: چونکہ اس نے یہ کونسلین Put نہیں کیا، اس نے واپس لے لیا تو اسلئے ابھی اس پہ بات نہیں ہو سکتی۔ یہ کچھ لیجسلیشن کیلئے میں وہ کرنا چاہتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین نے آج کیلئے چھٹی کی درخواستیں دی ہیں: جناب جاوید نسیم صاحب، ایم پی اے 11-09-2013 to 13-09-2013؛ جناب محمود احمد صاحب، ایم پی اے 11-09-2013؛ جناب عارف احمد زئی صاحب، ایم پی اے 11-09-2013۔ میں فلور سے یہ ریکویسٹ، ان کی جو چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، منظوری کیلئے۔
اراکین: منظور ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا
(Explosives)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan Gandapur (Minister for Law): Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Thank you. The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 29 stand part of Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا
(Explosives)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for the passage of the Bill.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be passed at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosive Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا
(Explosives Substances)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا
(Explosives Substances)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

وزیر قانون: میں ہاؤس کا اور آپ کا مشکور ہوں۔

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow.

(ا) اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12 ستمبر 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوال نمبر 225 منجانب جناب زرین گل، رکن اسمبلی

سوال: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت صوبے میں بلدیاتی الیکشن کرانے میں سنجیدہ ہے؛

(ب) 27 جنوری 2011 میں کالا ڈھاکہ کی قبائلی حیثیت ختم کر کے ضلع کا درجہ دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا ضلع تورغر میں ڈسٹرکٹ کونسل اور یونین کونسل کا انتظامی ڈھانچہ مکمل ہو چکا ہے، اگر نہیں تو آیا حکومت ضلع تورغر کے مقامی عوامی نمائندوں کی رائے لے کر انتظامی ڈھانچے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) آیا مذکورہ ضلع میں یونین کونسلز کی حد براری / حلقہ انتخاب مکمل کر لیے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2012 کے مورخہ 01-01-2013 سے نفاذ کے بعد ضلع تورغر میں

ڈسٹرکٹ کونسل تورغر اور میونسپل کمیٹی جدبا کا قیام کیا جا چکا ہے۔ میونسپل کمیٹی جدبا کی حدود کا تعین بذریعہ نوٹیفیکیشن NO.(PDA)LG&RDD/LC-Limits)1-1/2012 مورخہ 21 جنوری 2013

کو ہو چکا ہے۔

(ii) میونسپل کمیٹی کی حدود کے علاوہ باقی تمام علاقہ ڈسٹرکٹ کونسل تورغر کا حصہ ہے تاہم اس میں یونین

کونسلوں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا۔ جیسے ہی صوبائی حکومت مقامی لوکل کونسلز کی حد بندیوں کے

شیڈول کا اعلان کرے گی، اس کے ساتھ ہی متعلقہ افسران کو حد بندیوں کے قیام کیلئے تعینات کر دیا جائے گا

اور یہ افسران قانون کے مطابق ضلع تورغر میں یونین کونسلوں کی حد بندیوں کا کام مکمل کریں گے۔